باسمہ تعالیٰ

نماز جمعہ سے متعلق ایک اور غلط فہمی کا ازالہ

جمعہ اسلام کا عظیم شعار ہے جس کے قیام کی قرآن وحدیث میں مخصوص شرطیں ہیں اگر کسی مقام پر وہ پوری نہیں ہوتیں تو فقہاء کے نزدیک وہاں جمعہ کا قیام درست نہیں، گذشتہ دنوں ہندوستان میں لاک ڈاؤن کے بعد جب مسجدیں بند کردی گئیں اور بعض ناواقف حضرات نے گلی گلی جمعہ پڑھ کراس فریضے کی عظمت کو بری طرح مجروح کیا تو ماٰخذ شریعت پر گہری نظر رکھنے والے علماء کو بڑی تشویش ہوئی اورانہوں نے امت کوخصوصا دو باتوں پر متنبہ کیا۔

۱ ـــــــ اجازت عامہ کے فقدان کی بناء پر موجودہ حالات میں مساجد میں بھی جمعہ کا قیام درست نہیں،بس توسعا اس کی اجازت دی گئی ہے تا کہ قدیم سلسلہ متاثر نہ ہواور آئندہ کسی انقطاع کا خدشہ باقی نہ رہے،اس لئے فقہی کورم پورا کر کے بس چندلوگ مختصرا جمعہ کی نماز پڑھ لیں

۲ـــــــ بقیہ مسلمان اپنے گھروں میں جمعہ کی نہیں بلکہ ظہر کی نماز ادا کریں لیکن انفرادی نماز کی بنسبت جماعت سے پڑھنا افضل ہے

مندرجہ بالا دونوں مسئلوں پر راقم نے گذشتہ جمعہ کومفصل روشنی ڈالی تھی اور فقہاء کے حوالوں کے ساتھ اس نے اکابر دیوبند کی تصریحات بھی پیش کی تھیں اب سوشل میڈیا پر عرب وعجم کے پیشوا شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی نے جب ان دونوں باتوں کی ازخود وضاحت وتوثیق فرمادی تو پھر کسی اختلاف کی گنجائش ہی باقی نہ رہی اور مسئلہ تقریبا متفق علیہ ہوگیا لیکن جن حضرات نے جلد بازی میں گھر گھر جمعہ پڑھنے کی وکالت کرتے ہوئے ظہر کی باجماعت ادائیگی کو بھی مکروہ تحریمی قرار دیا تھا وہ اب بھی اپنے سطحی موقف پر نظر ثانی کیلئے تیارنہیں اور عالم اسلام کے مفتی اعظم کو یہ کہ کر کنڈم کرنے کی کوشش کررہے ہیں کہ ان کا مسئلہ صرف پاکستان کیلئے ہے ہندوستان پراس کا اطلاق نہیں ہوگا بہت خوب! گویا خاتم النبیین کی شریعت آفاقی نہیں اقلیمی ہے جس کے مسائل سرحد بدلنے سے تبدیل ہوجاتے ہیں! یقیناً یہ ایک بچکانہ حرکت ہے جو محض اپنی خفت مٹانے کے لئے کی جارہی ہے، ہندوپاک کا جب مطلع ایک ہے تو مسئلہ الگ کیوں ہے؟ کیا جمعہ عبادت کے بجائے عرف وعادت کی قبیل کا کوئی امر ہے جوخواہ مخواہ ایسی موشگافیاں کی جارہی ہیں؟ جمعہ کے قیام کی بنیاد ہندوپاک دونوں جگہ نصب العامہ کا توارث ہی ہے شرعی سلطان نہیں اس لئے تفریق غلط ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو سرحدوں میں بانٹنا کم ازکم اہل علم کو زیب نہیں دیتا اسلئے مناسب یہی ہے غلطی واضح ہوجانے کے بعد اصاغر بالکل ضد نہ کریں اور فورا اپنی بات سے رجوع کرلیں، ہمارے اکابر کا یہی طریقہ تھا، الغرض تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ کسی تشویش میں مبتلا نہ ہوں اور حضرت شیخ الاسلام مدظلہ کے فرمان پر ہی عمل کریں کہ جمعہ صرف مساجد میں ہو اور گھر میں ظہر کی نماز تنہا یا باجماعت ادا کی جائے ـــــــــــ والسلام

(مفتی) اسعد قاسم سنبھلی عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ شاہ ولی اللہ مرادآباد

۲۱ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ